حج بیت اللہ الحرام مظہر وحدت اسلامی

ڈاکٹر سید محسن رضا عابدی: ہوگلی امام باڑہ، بنگال غربی

دنیا اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ مذہب اسلام ابتدائی مرحلہ سے لیکر آج تک نہ صرف وحدت اسلامی بلکہ عظمت انسانی اور احترام آدمیت جیسے اہم اسلامی اصول کی پیروی کرتے ہوئے وحدت انسانی کا علمبردار رہا ہے، چنانچہ علمائے اسلام کی جانب سے تقریب بین المذاہب کی راہ میں کی جانے والی جدوجہد اور اس کے سودمند نتائج کی ایک طویل تاریخ ہمارے درمیان موجود ہے، لیکن مسلمانوں کے درمیان وحدت واتحاد کی تشکیل اور آپسی غلط فہمیوں کے ازالہ کے سلسلے میں انقلاب اسلامی ایران نے جو نمایاں کامیابی حاصل کی ہے وہ یقیناً عدیم المثال ہے اور اس کامیابی کی ایک اہم وجہ قائد انقلاب امام خمینیؒ کا خلوص اور اپنے عقائد کا برملا اظہار اور دیگر اسلامی فرقوں سے اپنے عقائد پر باقی رہنے کا مخلصانہ اصرار ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اس سلسلے میں بعض اہم حقائق کی نشاندہی کی ہے۔

ایران کے اسلامی انقلاب کی تاریخ ساز اور روح پرور کامیابی نے جہاں ایک طرف ایرانی عوام کے درمیان سیاسی و دینی بیداری کی فضا قائم کی وہیں باہر کی دنیا میں مسلم امہ کے درمیان سیاسی و مذہبی تفوق اور تفکر کو مہمیز کرتے ہوئے اقوام عالم میں ایک بلند مقام عطا کرنے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں نے ان دونوں میدانوں میں ایک واضح اور پائیدار استحکام حاصل کرلیا۔ دنیائے سیاست کے متعفن ماحول میں مسلمانوں کی کوئی بھی صدا پادر ہوا سمجھی جارہی تھی اور انہیں ہر طرح کے استحقاق سے محروم کردینا بازیچۂ کفار بن چکا تھا۔ جس کی بنیاد پر ہر مسلمان عالمی سیاست کا شکار ہوکر مظالم کی چکّی میں پیسا جارہا تھا اور اس طرح مسلمانوں میں احساس محرومیت بڑھتا جارہا تھا۔ اس لئے کہ اقوام عالم میں مسلمانوں کی وکالت کرنے والی کوئی بھی قوت موجود نہیں تھی، جو اپنے اثرات کا مظاہرہ کرتی۔

جی ہاں! جو مسلم قوتیں موجود بھی تھیں وہ عالمی استکبار کی مطیع وفرمانبردار بنی ہوئی تھیں اور ہر سطح پر مسلمانوں کا استحصال وقت کا تقاضا بن چکا تھا۔ عالمی سیاست کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں تھی جو دنیا میں صرف اپنے منافع کا نظام قائم کرکے اپنی بالادستی قائم و رائج کرنا چاہتے تھے۔ علاوہ بر ایں غرور وتکبر کے سایہ میں بیٹھ کر سیاست کے علاوہ دین ومذہب میں رخنہ اندازی پیدا کرنا مذکورہ عناصر نے اپنے لئے ایک شغل بنالیا تھا۔ مسلمان کمزور سے کمزور اور ہر میدان میں ضعیف تر ہوتا جارہا تھا۔ اس لئے کہ اس کے پاس کوئی عالمی قیادت موجود نہیں تھی اور نہ ہی کوئی مضبوط پناہ گاہ رہ گئی تھی۔ ایران کی اسلامی قیادت کی مدبرانہ

سیاست نے مستضعفین عالم کے لئے صبح امید کی صورت میں نمودار ہوکر مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اب ہر مسلمان سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ اقوام عالم کی منڈی میں ان کے لئے بھی آواز اٹھانے والا اور پشت پناہی کرنے والا کوئی موجود ہے، جو ہر محاذ پر مسلم امہ کی قوتوں میں اضافہ کا بہترین وسیلہ ہے۔

خدائے واحد کی رحمت سے اسلامی انقلاب کی قیادت وسیادت ایک خدا رسیدہ عالم دین آیت اللہ العظمیٰ حضرت امام خمینیؒ کے ہاتھوں میں تھی جنہوں نے عالمی استکبار کی ریشہ دوانیوں کو بخوبی سمجھا بھی تھا اور اپنی نگاہوں سے دیکھا بھی تھا۔ امام راحل رضوان اللہ علیہ نے اپنی حکیمانہ قیادت، مدبرانہ سیاست اور عالمانہ سیادت کے ساتھ دین وسیاست کو ایک ساتھ جوڑتے ہوئے مسلمانوں کے سیاسی، ملی، دینی اور مذہبی حالات پر خاص توجہ رکھی، جس کی وجہ سے عالمی استکبار پر خوف کا سایہ منڈلانے لگا اور ناپسندیدہ وجود وقوت اپنے لئے ایک خطرۂ عظیم کا احساس کرنے پر مجبور ہوگیا۔ اس کے برعکس مسلمانوں میں مذہبی و دینی جمود ٹوٹ کر دینداری کا سورج اور عبادت الٰہی کا نور ساطع ہوگیا۔

مسلمانوں کے درمیان خداوند واحد کی عبادت زندگی کا اصل مقصد اور ان کے وجود کا مرکزی ہدف ہے۔ اس لئے اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے میں ہر مسلمان اپنے تمام مادی وروحانی وسائل کو استعمال کرکے رضائے خدا کا طالب رہتا ہے اور اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس میں کسی طرح کی کمزوری مقصد تک نہ پہونچنے کی پہچان ہے ۔ عبادات کی شان اسی وقت باقی ہے جب یہ روحانی مقصد ہر طرح سکون اور آزادی کے ماحول میں انجام پائے۔ خالق مطلق کے سامنے جب حاضر ہو تو آزادی وسکون قلب کے ساتھ سجدہ ریز ہوکر شکر منعم ادا کرنے والوں کی صف میں داخل ہوجائے۔ خوف کے عالم میں عبادات میں وہ لطف ولذت نہیں ہوتی ہے اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر عبودیت کا وہ لطف حاصل نہیں ہوتا ہے جو بندگی کی شان کے لئے لازمی ہے۔ عالمی استکبار نے مسلمانوں کے درمیان خوف کی فضا کو قائم کرکے دین وسیاست میں نفوذ کے ذریعہ انتشار اور افتراق کی کیفیت کو اپنے منافع مادی کے لئے بہترین وسیلہ قرار دیدیا۔ جسکی وجہ سے مسلم امہ کے دینی معاملات بھی انتشار کا شکار ہوگئے اور مسلمان اپنے ہدف سے دور ہوتا چلا گیا۔ لیکن انقلاب اسلامی کی کامیابی نیز امام خمینیؒ کی نورانی قیادت نے باطل کے تمام حربوں کو تار عنکبوت کی طرح نابود بنا کر مسلمانوں میں دینی ومذہبی ماحول اس طرح تیار کردیا جو تاریخ عالم میں ایک روحانی مثال کی حیثیت اختیار کرگیا۔

خداوند قدوس کی جانب سے روحانی فرائض اور پاکیزہ عبادات میں حج بیت اللہ کو بعض قرائن کی بنیاد پر ایک رتبہ ومرتبۂ عظیم حاصل ہے۔ یہ عبادت اسلام کے بنیادی رکن میں داخل ہے، جس میں ہر ملک اور ہر نسل ورنگ کا مسلمان شریک ہوکر اپنے اتحاد و اتفاق ویگانگت کا مرقع پیش کرتا ہے۔طواف کعبہ کے وقت وحدت کلمہ کا ایک دلکش نظارہ ہوتا ہے جو دوسرے موقع اور دوسرے مقام پر مفقود ہے۔ خدائے واحد نے بیت اللہ کو کائنات کا مرکز قرار دیکر مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہونے کی دعوت دی۔ اس گھر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پروردگار نے عرش پر بیت المعمور بنا کر فرشتوں سے طواف کروایا اور اس کے بالکل محاذ میں کعبہ قرار دیکر مسلمانوں کا مطاف قرار دیا۔ اور اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ نماز کا حکم بعد میں آیا ہے اور کعبہ کا وجود نماز سے بہت پہلے سے ہے، کیونکہ قرآن میں خدا کا حکم ہے: اے مسلمانو! تم جہاں بھی رہو اور جہاں کہیں بھی جاؤ نماز میں اپنا رخ کعبہ کی طرف کرلیا کرو۔ واضح رہے کہ خدانے تمام مسلمانوں کو ایک ہی سمت میں رخ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے یہ طے ہے کہ نماز اسی وقت واجب ہوگی جب کعبہ پہلے سے موجود ہو۔ ایک ہی سمت میں یعنی کعبہ محترم کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا کائنات کے تمام مسلمانوں کے لئے وحدت کلمہ اوروحدت ملت کی نمایاں علامت ہے۔ اور کعبہ کو پروردگار عالم نے وحدت مسلمین کی نمایاں آیت قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس اعلیٰ نشانی اور نورانی آیت سے خداوند عالم کی توحید کا بھی بخوبی اظہار ہوجاتا ہے اس لئے کہ کعبہ وحدت مسلمین کی نشانی ہے تو اس کا پروردگار بھی خدائے واحد ویکتا ہے۔ علاوہ برایں خانۂ کعبہ میں صرف امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام متولد ہوئے۔ لہٰذا آنحضرتؐ کی معرفت توحید سے بڑھ کر کسی اورکو معرفت توحید حاصل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہج البلاغہ پر نظر رکھنے والے رطب اللسان ومتفق اللسان ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کرتوحید شناس کوئی بھی نہیں ہے۔

واضح ہوچکا ہے کہ کعبہ محترم وحدت مسلمین کی علامت کے طور پر پوری دنیا میں متعارف ہے، جہاں ہر علاقہ اور ہر ملک کے مسلمان ایک ساتھ ایک ہی وقت میں ایک جگہ کھڑے ہوکر خود کو حضور پروردگار میں پیش کرتے ہیں اور کوئی پانچ ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ سے یہ سلسلہ جاری ہے جس میں ہر سال اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور جس کے عبادت کے اختتام کے بعد مسلمان اپنے علاقوں میں تزکیہ نفوس میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ ہر جگہ توحید کا ڈنکا بجتا ہے اور وحدت مسلمین کا سرور انگیز نغمہ زبانوں پر جاری ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بدیہیات میں سے ہے کہ یہ اتحاد وحدت مسلمین باطل کے لئے کمر توڑ دینے والا

ایک کوڑہ ہے جس کا برداشت کرنا کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ اور ایسی صورت میں اس روح پرور روحانی عبادت الٰہیہ کو باطل عناصر کے دست برد سے محفوظ رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ یہ متحقق ہے کہ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کی دور رس و دور بین نگاہوں نے باطل کے ارادوں کو بہت اچھی طرح دیکھا پرکھا اور پہچان لیا تھا، یہی وجہ ہے کہ امام راحل رحمۃ اللہ علیہ نے حج کے موضوع کو ایک خاص موضوع قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو اس خطرہ سے آگاہ فرمایا اور اپنے ارشادات، احکامات اور پیغامات کے ذریعہ سے تمام عازمین حج کو وحدت مسلمین کے لئے آمادہ فرمایا۔ امام خمینیؒ نے اپنے ایک پیغام میں ارشاد فرمایا ہے:

''اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک بہت سے الٰہی احکام کی حکمت اور اس کے فلسفہ سے نا آشنا ہے۔ حج اتنی عظمتوں کا حامل ہونے کے باوجود ابھی تک بے جان لاحاصل، بے ثمر اور خشک عبادت کی شکل میں انجام دیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی ایک عظیم ذمہ داری اس حقیقت کا ادراک ہے کہ حج کیا ہے۔ ہم ہمیشہ اپنے مادّی اور معنوی وسائل کا ایک حصہ اس کی بجا آوری پر کیوں خرچ کریں؟ حج صرف حرکات وسکنات اور اعمال والفاظ کا نام نہیں ہے۔ خشک وبے جان حرکتوں اور الفاظ وبیان کے ذریعہ انسان خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ حج الٰہی معارف کا وہ خزانہ ہے جہاں زندگی کے تمام زاویوں میں اسلامی سیاست کے مفہوم کی جستجو کی جانی چاہئے۔ حج مادّی ومعنوی رذائل سے پاک معاشرہ کی تشکیل کا پیغام بر ہے۔ حج دنیا میں ایک ترقی یافتہ سماج اور انسان کی زندگی کے عشق کے تمام مناظر کی تجلی اور اسکا اعادہ ہے۔ مناسک حج مناسک زندگی ہیں۔ امت محمدؐ میں شمولیت اور آپسی اتحاد واخوت کے استحکام کے ذریعہ یدواحدہ بننے کے لئے ہر نسل وقوم سے تعلق رکھنے والی اسلامی امت سے تشکیل پانے والے معاشرہ کا ابراہیمی بننا ضروری ہے اور حج اسی توحیدی زندگی اور اتحاد وتنظیم کی مشق وتمرین ہے''۔

اس ارشاد کی روشنی میں ہم سب مل کر غور کریں کہ کیا حج کا قصد و ارادہ اپنے ہدف کامل کی جانب گام زن ہے اور اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے اور وہ کون سی طاقت ہے جو ان منافع کے لئے مانع وحارج ہے۔ اسے جاننے کے لئے امام راحل کے ارشادات سے استفادہ ناگزیر ہے، ایک دوسرے پیغام میں امام خمینیؒ فرماتے ہیں:

''مناسک حج کی ادائیگی کے لئے سرزمین وحی پر جمع ہونے والے غیور اور عزت دار مسلمانو! تمہارا فریضہ ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راہ چارہ تلاش کرو مسلمانوں کے مشکل مسائل کے حل کے لئے تبادلۂ خیال کرو اور انہیں سمجھو۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ بڑا اجتماع ہر سال حکم خدا سے اس

مقدس سرزمین پر فراہم ہوکر مسلمان قوموں پر فرض عائد کرتا ہے کہ اسلام کے مقدس اہداف، شریعت مطہرہ کے عالمی مقاصد اور مسلمانوں کی ترقی و بزرگی اور اسلامی معاشرہ کے اتحاد و یگانگت کی کوشش اور آزادی کے لئے نیز استعماری کینسر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہم فکری پیدا کرو اور عہد کرو کہ ہر ملک کی مسلم قوموں کے مسائل اور ان کی مشکلات خود ان ہی کی زبانی سن کر ان کے حل میں کوئی امکانی دقیقہ اٹھا نہ رکھو گے۔“

غور کی جگہ ہے حج ہر سال ہورہا ہے حاجیوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہے لیکن اسی کے ساتھ مسلمانوں کی مشکلات میں اضافہ بھی اسی کثرت کے ساتھ ہوتا جارہا ہے ، ایسا کیوں ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا ہاتھ کیوں نہیں پکڑتا ہے، خود مسلمان مسلمان کا مخالف کیوں ہے، ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک پر حملہ کیوں کرتا ہے؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ لوگ حج کے فلسفہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ امام خمینیؒ کے افکار کو پھیلایا جائے اور آپ کی روایت کو جاری رکھا جائے۔

عالمی استکبار واستعمار کی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر امام خمینیؒ کے دور میں اکثر وبیشتر حج سے متعلق سمینار، اجلاس اور کانفرنسیں منعقد ہوتی رہی ہیں۔ اور یہ سلسلہ ایران اور ایران سے باہر کی دنیا میں جاری تھا کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا تھا۔ جس کا خاتمہ کرتے ہوئے اس سال حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی ڈاکٹر کریم نجفی کلچرل کاؤنسلر خانۂ فرہنگ ایران نئی دہلی نے حج سمینار کی نشاۃ ثانیہ قائم کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم موصوف کو مزید توفیقات سے آراستہ و پیراستہ فرمائے اور حج کی یہ سبیل فی سبیل اللہ کی صورت میں مسلم امہ کے استفادہ کا باعث ہو کیونکہ استعمار کا خطرہ باقی ہے اور ختم نہیں ہوا ہے۔ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کی پیروی کرتے ہوئے رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں:

”آج شیاطین یعنی سامراج کے سیاسی محاذ کی سب سے زیادہ کوشش اس بات پر مرکوز ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مستقبل سے ناامید کردے اور انہیں اپنی عظیم ثقافت اور علمی میراث سے بے اعتناء بنادے اور انہیں ہر اس چیز سے الگ کردے جو مسلمانوں کو امید دلاتی ہے اور امت کو اپنے مستقبل کو استوار کرنے کی سوچ عطا کرتی ہے“

آیئے ہم سب مل کر سوچیں کہ پوری پاکیزگی اور خلوص کی ادائیگی کے ساتھ اور ارکان حج میں اپنے نفس امارہ کو کچلنے کے بعد واپس آنے والے حاجی سے کیا کسی کو کوئی خطرہ ہوسکتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں۔ حج کی مکمل سعادت حاصل کرکے آنے والا مخرب معاشرہ نہیں ہوگا بلکہ وہ معاشرہ کا حق ادا کرنے

والا ہوگا، اس طرح کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی امن وچین سے زندگی بسر کرسکیں گے۔ آج دہشت گردی کے ذمہ دار وہ افراد ہیں جن کی نگاہیں صرف مادی منافع پر مرتکز ہیں اورروحانیت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اگر یہ افراد روحانی منافع کو اپنا ہدف قرار دیں تو دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ ہوجائے۔

امام خمینیؒ مسلمانوں کے درمیان وحدت کے تصور کو ناگزیر سمجھتے تھے اور اس کے لئے اپنے تمام افکار کو بروئے کارلانے میں کسی بھی تردد کا شکار نہیں تھے۔ایک جگہ فرماتے ہیں: ''اغیار کے ناپاک ہاتھوں نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دور کردیا۔مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کیا تاکہ خود بڑے پیمانوں پر فائدہ اٹھائیں اور ہمارے قومی ومعنوی ذخیروں کو تباہ وبرباد کردیں''۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں: ''اغیار کے ناپاک ہاتھوں نے مسلمانوں کے درمیان جدائی اور تفرقہ پیدا کردیا تاکہ اس طرح وہ اپنے اہداف ومقاصد کو حاصل کرلیں اور ان کے قومی ومعنوی ذخیروں کو غارت وتاراج کردیں''

امام خمینیؒ کی نظر میں وحدت مسلمین کا بہترین موقع حج کی عبادت ہے۔ فریضۂ حج میں مسلمانوں کا ایک ہی جگہ ایک ہی لباس میں قیام ہے۔ اس بہترین مرکز سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور آپسی میل جول سے استعمار کے ناپاک ارادوں کوتاراج کردینا چاہئے ۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمان امام خمینیؒ کے ارشادات کی بدولت وحدت کے سرور آگیں تصور سے آشنا ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے اور انشاء اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام عجل اللہ فرجہ کے ظہور تک جاری رہے گا۔

❀♦❀